یارب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رحمۃ للعالمین

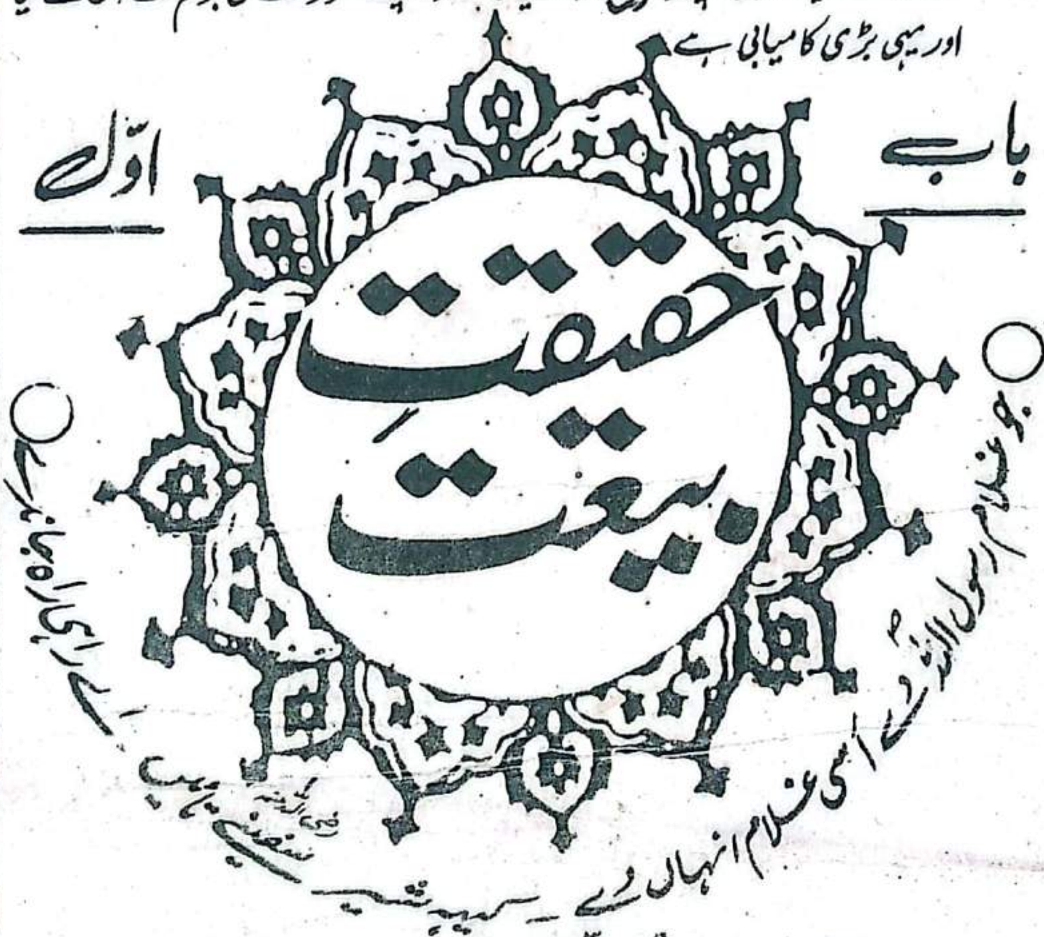
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ
الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ؕ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○

سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۱۱

ترجمہ: اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون، تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے

باب اوّل



مصنف

پیر طریقت غلام محمد صمدانی سیفی قطب شاہی علوی

مہتمم و بانی دینی ادارہ الحاج صوفی غلام نبی قطب شاہی علوی

منسلک جامع مسجد، دار العلوم، لائبریری، کتب خانہ، ڈسپنسری، خانقاہ شریف
نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ

مسلم سٹریٹ مدنی شاہ کالونی نزد کشمیر روڈ نالے کا پل بیگم شاہ باغ لاہور

قیمت 10 روپے

انتساب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن :-

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے فضل و کرم سے کتاب حقیقتِ بیعت ترتیب دینے کا شرف حاصل ہوا۔ ناچیز تو اس قابل نہیں لیکن فیضانِ نظر ایک ایسی عظیم نعمت ہے کہ تمام مقامات و فیوض و برکات اس کے محتاج ہیں۔

سیدنا و مرشدنا حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب پیر ارچی خراسانی سرفراز مقام صدیقیت و عبدیت برکاتہم العالیہ کی نگاہِ شفقت اور نگاہِ فیض کی برکت سے یہ کتاب وجود میں آئی ہے اس لئے ناچیز اس کی نسبت اپنے مرشدِ پاک سے منسوب کرتا ہے۔ اللہ رب العزت اس کوشش قلیل کو قبول و مقبول فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

ناچیز

غلام محمد صمدانی سیفی

قطب شاہی علوی

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حقیقت بیعت

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم امّا بعد فقال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید

(۱) یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۱۲) سورۃ الممتحنۃ پارہ ۲۸ رکوع ۸

ترجمہ: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ تعالیٰ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت چاہو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲) اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ

— وَمَنْ أَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا (۱۰)

سورۃ الفتح پارہ ۲۶ رکوع ۹

ترجمہ: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں،
ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ید ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے
بڑے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو
بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
— فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ
فَتْحًا قَرِيْبًا (۱۸) سورۃ الفتح پارہ ۲۶ رکوع ۱۱

ترجمہ: بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے
تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے
تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ وحدہٗ لاشریک نے سچی توبہ کرنے والوں کو معافی کی بشارت
دی ہے اور اگر پھر بھی وہی کچھ کرتے رہیں جو گناہ پہلے کرتے آئے ہیں تو اس سے پہلے
لوگوں پر جو عذاب نازل ہوا وہ رب تعالیٰ کے نظام کی دلیل ہے۔

قرآن عظیم الشان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ
وَإِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِيْنَ (۳۸)

سورۃ الانفال آیت نمبر: ۳۸

ترجمہ: تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرما دیا جائیگا۔
اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے۔

رب تعالیٰ نے راہِ باطل سے دور رہنے اور راہ باطل پر چلنے والوں سے
دور رہنے کا حکم فرمایا اور اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ جو کوئی ان کے راستے پر
چلے گا وہ اسی میں سے ہے۔

فرمایا: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ
أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ
فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (۸) سورۃ المائدہ آیت نمبر: ۵۱

ترجمہ: اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ آپس میں
ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا
تو وہ انہیں میں سے ہے بیشک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔

اس آیت مبارک سے عاملوں کے عملیات کا راستہ
واضح ہو جاتا ہے۔

خالقِ کائنات اپنی بات کا پکا ہے اس کا جو وعدہ ہے سچا ہے۔
فرمان عالیشان ہے۔

وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ
الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (۱۱۱)
سورۃ التوبہ آیت نمبر: ۱۱۱

ترجمہ: اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی
جو تم نے اس سے کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ
الصَّادِقِينَ ٥ سورۃ التوبہ: آیت نمبر ۱۱۹

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اے بندۂ خدا! رب تعالیٰ کی بات پکّی ہے اس کا وعدہ پکّا و سچّا ہے۔ اس کا نظام اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اس کا حکم مضبوط ہے۔

کسی مرد و عورت کو یہ حق حاصل نہیں کہ اللہ جلّ شانہٗ کے سامنے اپنی مرضی چلائے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا (۳۶) سورۃ احزاب آیت نمبر: ۳۶

ترجمہ: اور نہ کسی مسلمان مرد اور نہ کسی مسلمان عورت کو حق پہنچتا ہے کہ جب اللہ اور رسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی میں بہکا۔

روز محشر کو جب کہ نفسی نفسی کا عالم ہوگا ہر شخص کو اپنی اپنی بخشش کا فکر ہوگا یہاں تک کہ باپ اپنے بیٹے سے اپنا حق مانگے گا۔

ہر انسان کی کوشش، بھاگ دوڑ اس لئے ہوگی کہ کسی طرح میری بخشش ہو جائے۔ پھر وہ لوگ جنہوں نے کامل پیر کے ہاتھ پر بیعت کی ہوگی۔ وہ بارگاہ الٰہی میں اس شخص کی سفارش اور گواہی دے گا کیونکہ رب تعالیٰ نے دنیا میں اور روز محشر کو ان کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

قرآن عظیم الشان میں رب تعالیٰ کا وعدہ ہے:-

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ سورۃ المومن: آیت نمبر ۵۱

ترجمہ: بیشک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کرینگے اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں اور

اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ لوگوں کو بیعت کیا۔ اور جب آپ کا وقتِ شہادت قریب آیا۔ تو نظامِ قدرت کے مطابق آپ نے کوفیوں کو بیعت کی دعوت دینے کے لئے حالات کا جائزہ لینے کی خاطر امام مسلم رضی اللہ عنہ (جو کہ آپ کے خلیفہ تھے) کو بھیجا۔ کوفیوں نے آپ کا استقبال شان و شوکت سے کیا اور چالیس ہزار کوفیوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ امام مسلم رضی اللہ عنہ نے حالات خوشگوار دیکھ کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ حالات درست ہیں آپ تشریف لے آئیں۔

یزید کو جب اس بات کا علم ہوا کہ کوفی میری بادشاہت کو چھوڑ کر نواسۂ رسول علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے ہیں تو اس نے اعلان کر دیا کہ جس نے دینِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قبول کیا اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ اس کا مال و دولت چھین لیا جائے گا۔ کوفی ڈر گئے اور امام مسلم رضی اللہ عنہ سے پیچھے ہٹ گئے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جو لوگوں کو بیعت کرنے کا عظیم مقصد لے کر آرہے تھے، کو راستے میں میدانِ کربلا کا واقعہ پیش آگیا اور حق کی خاطر اپنے نانا جان کی سنّت کو ادا کرنے کی خاطر جامِ شہادت نوش فرمانے سے بھی گریز نہیں کیا۔

واقعہ مختصر یہ کہ جنہوں نے بیعت کی اور وقت کے حاکم یا عزیز و اقارب اور حالات کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا ان کی آخرت بھی تباہ ہوئی اور دنیا بھی۔

اور جس نے بیعت کو اختیار ہی نہیں کیا تو وہ اس حال میں روزِ محشر کو ہوگا کہ اس کے پاس کوئی دلیل یا گواہی نہ ہوگی اور وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

برادرانِ محترم! بندہ ناچیز نے موجودہ دور میں بیعت کی حقیقت کو جھٹلانے والوں کے لئے اور اس کی افضلیت اور اہمیت کو فراموش کرنے والوں

کے لئے چند باتیں کرنے کا فیصلہ کیا ۔ اللہ رب العزت مجھے حقیقت پر مبنی باتیں بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔ ثم آمین ۔ اور ہم سب کو ان ارشادات پر عمل کرنے کا جذبہ عطا فرمائے ۔

مندرجہ بالا آیات مبارکہ سے یہ بات یقیناً واضح ہو جاتی ہے کہ بیعت کرنا کوئی معمولی عمل نہیں بلکہ چودہ سو سال قبل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ رب العزت کے حکم سے یہ عمل ادا فرمایا جو کہ سلسلہ بسلسلہ آج بھی جاری ہے ذکر کرنے کا ایک طریقہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو عطا کیا گیا اور تین طریقے حضرت علی المرتضٰی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کئے گئے ۔ یہ ذکر کے طریقے کوئی علیحدہ مذاہب کے نہیں بلکہ امت کو نفس مطمعنہ حاصل کرنے کے لئے عطا کئے گئے ہیں ۔

واجب الاحترام بزرگو اور دوستو ! مندرجہ بالا آیات مبارکہ میں اللہ جل جلالہ نے یہ واضح فرما دیا کہ بیعت کے معنی پکا عہد کرنے کے ہیں جو کہ صدقِ دل سے کیا جاتا ہے ۔ خدائے رب ذوالجلال نے اپنے پیارے محبوبؐ سے فرمایا اگر جو مسلمان عورتیں یہ بات صدق دل سے تسلیم کریں کہ ہم ہر بڑی برائی سے سچے دل سے توبہ کرتی ہیں تو پھر ان کو بیعت کرو ۔ بیعت کرنے کا اصل مقصد بھی یہی ہے کہ پہلے تمام گناہ اپنے سے دور کر لئے جائیں جب سچے دل سے توبہ کر لی جائے اللہ رب العزت بخشنے والا مہربان ہے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے جیسے آج ہی وہ اس دنیا میں آیا ہے ۔ آیت مبارک میں یہ بھی فرمایا کہ ہر نیک بات پر تمھاری فرمانبرداری کریں ۔

میرے پیارے دوستو ! اب قصہ یہ ہے کہ ایک بیعت وہ جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی ۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے دست اقدس پر اور ایک بیعت جو کہ آج کل لوگ کرتے ہیں دنیاوی حاجات کو پورا

کروانے کے لئے جب جی چاہا، کرلی۔ جب جی چاہا توڑ دی گئی گویا کہ ایک مذاق بنا رکھا ہے۔ بیعت کو نبھانے کا فائدہ اور نہ نبھانے کا نقصان انشاءاللہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

آیت نمبر ۲ میں اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوبؐ سے فرمایا اے میرے محبوبؐ۔ جس نے آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کی اس نے اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے ہاتھوں کے اوپر جو ہاتھ ہے وہ اللہ ہی کا ہاتھ ہے تو جس نے اپنے عہد کو توڑا اس نے اپنے اوپر بہت بڑا ظلم کیا۔ اگر تو مسلمانی کے عہد کو توڑا تو مرتد فی الاسلام ہو گیا۔ اگر غلامی کے عہد کو توڑا تو مرتد فی الطریقت ہو گیا۔ اور میرے دوستو وہ لوگ جو ناسمجھی میں اپنے پیر طریقت کے متعلق عجیب و غریب باتیں کرتے ہیں اور جس طریقے میں بیعت کی اس کی قدر کو پس پشت ڈال دیتے ہیں ایسے لوگ اس سلسلے کے تمام بزرگانِ دین کے فیض سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اور وہ نور جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینے سے بزرگانِ دین کے سینوں کے ذریعے مرید کے دل کے اندر داخل ہوتا ہے اس اللہ کے نور سے محروم ہو جاتے ہیں اور اپنی زندگی کے وقت کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو اہل طریقت کا مذاق اڑاتے ہیں وہ بھی اللہ کی رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ لوگ اس آدمی کا مذاق نہیں اڑا رہے بلکہ وہ ناسمجھی میں نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ لوگ جو بیعت کرتے ہیں اور اس پر پورا اترتے ہیں وہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیاب رہتے ہیں۔ دنیا میں اللہ رب العزت ان کے نام کے چرچے کر دیتا ہے اور آخرت میں انہیں عزت اور عظیم مقام و نعمتیں عطا فرماتا ہے اگر وہ عاشق صادق ہو تو مرنے کے بعد قیامت تک اس کا نام روشن رکھے گا۔

جس طرح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ اور حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ ایسی بہت ساری ہستیاں قابلِ رشک ہیں۔

تیسری آیت مبارک میں بھی بیعت ہی کا ذکر ہے۔ اللہ رب العزت ان سے راضی ہوا جو ایمان لایا اور سچے دل سے توبہ کی۔

میرے پیارے دوستو اور بھائیو! آج کل لوگ اس بات پر تُلے ہوئے ہیں کہ پیری مریدی کیا ہے۔ یہ سب جھوٹ ہے، فراڈ ہے۔ میرے دوستو! یہ فراڈ نہیں بلکہ یہ حقیقت ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ کچھ کاروباری لوگوں نے انہیں بھی بدنام کر دیا ہے جو حقیقتاً دین کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اور دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ دین کے خادموں کی پہچان یہ ہے کہ:۔

۱:۔ ان کا ہر عمل نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے عین مطابق ہو گا۔

۲:۔ عالم باعمل ہو گا۔

۳:۔ دوسرے کے عیبوں کو چھپانے والا ہو گا۔

۴:۔ غفار یعنی بخشنے والا۔ دوسروں سے اگر کوئی لغزش اس کے سامنے ہو جائے تو اسے معاف کرنے والا ہو گا اور سمجھاتے ہوئے نیکی کا حکم دے گا بُرائی سے منع کرے گا۔

۵:۔ مومنوں کا رفیق (دوست) ہو گا۔ سچ بولنے والا ہو گا چاہے اس کے سامنے اس کا باپ بھی ہو تو حق بات کی تصدیق کرے گا۔

۶:۔ لوگوں کو نیکی کی طرف دعوت دے گا۔ بُرائی سے باز رہنے کی تلقین کرے گا عبادت گزار ہو گا۔ ذکر و فکر میں مشغول رہنے والا ہو گا۔ سخاوت کرنے والا ہو گا۔ ریاکاری سے بچتا ہوا عبادت و سخاوت کرے گا۔

۷:۔ عالم باعمل ہو گا۔ علم حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہے گا۔

میرے دوستو یہ تھیں ایک پیر کامل کی پہچان، مرشد کامل کی پہچان نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے سامنے بیعت کیا مقام رکھتی ہے۔ حدیث مبارک کی روشنی میں بیان کرتا ہوں۔ ذہن نشین کریں۔

(۱) حدیث: عبادہ بن صامت جو بدر میں موجود تھے (اور وہ لیلۃ العقبہ کے نقباء میں سے ہیں) نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کہ آپؐ کے گرد صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت تھی کہ اس شرط پر میری بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، نہ چوری کرو گے، نہ زنا کرو گے، نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے، نہ کسی پر بہتان باندھو گے جو تم نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے بنایا ہو (قصداً) اور نہ ہی اچھی شے میں نافرمانی کرو گے تم میں سے جس نے اس عہد کو پورا کیا اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جس نے ان میں سے کوئی شئے کی پھر اللہ تعالےٰ نے اسے پردہ میں رکھا تو وہ اللہ تعالےٰ کے حوالے ہے۔ اگر چاہے تو معاف فرماوے اور اگر چاہے تو عذاب دے۔ عبادہ بن صامت نے کہا ہم نے اس شرط پر آپؐ کی بیعت کی۔

(۲) حدیث: حضرت جریر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں۔ روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز قائم کرنے زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لئے اخلاص کرنے پر بیعت کی۔

بخاری شریف صفحہ نمبر ۲۱۵

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:-

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ (۹۸) سورۃ ھود آیت نمبر ۹۸

ترجمہ: اپنی قوم کے آگے ہوگا قیامت کے دن تو انہیں دوزخ میں لا اتارے گا۔

اور وہ کیا ہی بُرا گھاٹ اترنے کا دیہ آیت فرعون کے متعلق نازل کی گئی، اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن یا روز محشر ہر کافر اپنے سردار کے ساتھ ہوگا اور انشا اللہ تعالیٰ ہر مومن اپنے سردار اور امام کے ساتھ ہوگا۔ اسی لئے بیعت کا کرنا اشد ضروری ہے اور یہ حقیقت ہے جو کہتے ہیں نہ بھائی نہ باپ نہ عزیز و اقارب بلکہ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی لیکن روز محشر کو وہ شخص جس نے بیعت کی ہوگی وہ اپنے مرشد کے ساتھ ہوگا اور مرشد کامل کا تعلق حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوتا ہے جب ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے ساتھ ان کے سارے فرمانبردار بھی جنت میں داخل ہوں گے۔

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا (۷۱) سورۃ بنی اسرائیل۔

ترجمہ: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جو اپنا نامہ (اعمال) داہنے ہاتھ میں دیا گیا یہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے اور دھاگے بھر ان کا حق نہ دبایا جائے گا۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ سجادہ نشین اور خلفاء حضرات کا تعلق اپنے پیر سے اسی صورت میں قائم ہوتا ہے جب وہ بیعت کرنے کے بعد اپنے رہبر سے محبت کو قائم رکھتے ہوئے ارشادات کو بجا لائیں۔ تو ایک مقام پر وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُمتیوں کو ذکر تلقین کرنے والا بن جاتا ہے۔ خلافت کی دو صورتیں ہیں۔ ایک خلیفہ مقید اور دوسرا خلیفہ مطلق۔ ان حالتوں میں صاحب اجازت ہو جاتا ہے جس کا پیر نہیں اس کا

پیر شیطان ہے کی تحقیق۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے اور اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ مَنْ لَا شَیْخَ لَهٗ فِی الدُّنْیَا فَشَیْخُ لَهٗ شَیْطَانٌ فِی الْآخِرَةِ۔ یعنی جس شخص کا شیخ نہیں ہے بیچ دنیا کے پس شیخ ہے واسطے اس کے شیطان بیچ آخرت کے یعنے قیامت کے روز گروہِ شیطان میں شیطان کے ساتھ اٹھایا جائے گا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:۔
اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِهٖ کَالنَّبِیِّ فِی الْاُمَّةِ ۔ یعنی شیخ بیچ قوم اپنی کے مثل نبی کے ہے بیچ امت اپنی کے یعنی جس طرح نبی سے ہدایت امت کی ہوتی ہے اسی طرح شیخ یعنی مرشد سے مرید کو ہدایت ہوتی ہے۔ جس قوم پر نبی نہیں آیا وہ قوم گمراہ ہے ایسا ہی جو شخص بے پیر ہے وہ گمراہ ہے۔

حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راحت القلوب میں ارقام فرمایا ہے جو شخص پلۂ دامنِ اولیاء اللہ میں نہیں ہے یعنی بے پیر ہے وہ شخص دائرہ اسلام سے باہر ہے یہاں تک کہ بندگی اس کی قبول نہیں ہوتی۔ نماز، روزہ اس کا ایسا ہے جیسا چراغ بے روغن کے۔

اگر بے پیر کارے پیش گیرد
ہلاکی راز بہر خویش گیرد

ترجمہ: اگر بغیر پیر کے کوئی کام پکڑے تو وہ ہلاکت کو اپنے لئے پکڑے گا۔

(حوالہ بیعت و خلافت، تصنیف اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۲۶ - ۲۷

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا ، اے ایمان والو۔

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۝ آیت ۵۹ سورۃ النساء

اطاعت کرو تم اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اپنے صاحب امر اصحاب کی۔

صاحب امر اصحاب سے مراد علمائے دین اور علمائے شریعت طریقت دونوں شامل ہیں۔

بیعت وامامت کبریٰ کے لئے صحیح حدیث میں ارشاد ہوا۔

- مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

رواہ مسلم عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ترجمہ: جس نے کھینچا ہاتھ کو اطاعت سے ملے گا اللہ تعالیٰ کو اس حال میں کہ اس کے پاس قیامت کے دن کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو مر جائے اس حال میں کہ اس کی گردن میں بیعت کا پٹکا نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا روایت کیا اس کو مسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے (بیعت وخلافت ص ۳۰-۳۱)۔

صرف بیعت تبرک کے فوائد

دار المعارف میں بیعت کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں۔

۱۔ بیعت توسل ہے کہ کوئی شخص توسل کی خاطر حضرات نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ پیران کبار حضرات سے بیعت کرلے یعنی کسی کے ہاتھ پر بیعت ہو جائے۔

۲۔ دوسری بیعت گناہوں کی معافی کے لئے۔ یہ بیعت گناہ کرنے سے ٹوٹ جاتی ہے اس کی تجدید جائز ہے۔ اگر کسی سالک کا سلوک مکمل نہ

ہوا ہو اور پیر وصال کر جائے تو بھی تجدید بیعت لازم ہے۔

۳ : تیسری بیعت سلوک باطن حاصل کرنے کے لئے ہے یعنی اپنے روحانی درجات کو بلند کرنے کے لیئے کی جاتی ہے (دارالمعارف شریف بیان ۲۵)

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں :-

مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرلے وہ انہی میں سے ہے گے (بیعت و خلافت صفحہ نمبر ۵۳)

حضور پُرنور سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی اگر کوئی شخص حضور کا نام لیوا ہو اور اس نے نہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہو، نہ حضور کا خرقہ پہنا ہو۔ کیا وہ آپ کے مریدوں میں شمار ہو گا۔ فرمایا :-

من انتمیٰ الیّ وسمّیٰ لی قبلہ اللہ تعالیٰ وتاب علیہ ان کان علی سبیل مکروہ و ھو من جملۃ اصحابی وان ربی عزوجل وعدنی ان یدخل اصحابی واھل مذھبی وکل محب لی الجنۃ ۔ جو اپنے آپ کو میری طرف نسبت کرے اور اپنا نام میرے غلاموں کے دفتر میں شامل کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے گا اور اگر وہ کسی ناپسندیدہ راہ پر ہو تو اسے توبہ دیگا اور وہ میرے مریدوں کے زمرے میں ہے اور میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور ہم مذہبوں اور میرے ہر چاہنے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ والحمد للہ رب العلمین۔

۔ بیعت وخلافت صفحہ نمبر ۵۴

بیعت ارادت

ب: کہ اپنے ارادہ و اختیار سے یکسر باہر ہو کر اپنے آپ کو شیخ مرشد ہادی برحق

واصل بحق کے ہاتھ میں بالکل سپرد کردے اسے مطلقاً اپنا حاکم و مالک و متصرف جانے اس کے چلانے پر راہ سلوک پر چلے کوئی قدم بھی اس کی مرضی کے خلاف نہ رکھے اس کے لئے اس کے بعض احکام یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ کام اگر اس کے نزدیک صحیح نہ معلوم ہوں تو انہیں افعال خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل سمجھے (یعنی اس میں اسرار و حکمت و دانائی کا خزانہ سمجھے اور اگر سنتوں کے خلاف عمل کرے اور اس کی تلقین کرے تو ان سے دور ہو جائیں) سمجھ نہ آئے تو اپنی عقل کا قصور جانے۔ اس کی کسی بات پر بھی دل میں اعتراض نہ لائے۔ اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے غرض اس کے ہاتھ میں مردہ بدست زندہ ہو کر رہے یہ بیعت سالکین ہے اور یہی مقصود مشائخ مرشدین ہے یہی اللہ عزوجل تک پہنچاتی ہے۔ یہی بیعت نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لی ہے جیسے سیّدنا عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی و دشواری، ہر خوشی و ناگواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور صاحب حکم کے کسی حکم میں چون و چرا نہ کریں گے۔

شیخ ہادی کا حکم رسول کا حکم ہے اور رسول کا حکم اللہ کا حکم اور اللہ کے حکم میں مجال دم زدن نہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔

الاحزاب ۳۳ ، آیت ۳۶

کسی مسلمان مرد و عورت کو حق نہیں پہنچتا جب اللہ و رسول کسی معاملے میں کچھ فرما دیں پھر انہیں کسی کام کا کوئی اختیار رہے اور جو اللہ و رسول کی نافرمانی کرے

وہ کھلا گمراہ ہے۔

بیعت سے منکر کا حکم

جو اس کا ترک بوجہ انکار کرے اسے باطل ولغو جانے وہ ضرور گمراہ اور بے فلاح وسرید شیطان ہے جب کہ انکار مطلق ہو۔ اور اگر اپنے عصر ومصر میں کسی کو بیعت کے لئے کافی نہ جانے تو اس کا حکم اختلاف منشا سے مختلف ہوگا اگر یہ اپنے تکبر کے باعث ہے تو الیس فی جہنم مثوی للمتکبرین کیا جہنم میں متکبروں کا ٹھکانہ نہیں۔

اور اگر بلا وجہ شرعی اپنی بدگمانی کے باعث سب کو نااہل جانے تو یہ بھی کبیرہ ہے اور مرتکب کبیرہ مفلح نہیں اور اگر ان میں وہ باتیں ہیں کہ اشتباہ والتی ہیں اور یہ بنظر احتیاط بچتا ہے تو الزام نہیں بیشک احتیاط میں داخل ہے اس پہلو بچنے کے لئے سوچ لینا جس بات میں تجھے دغدغہ ہو اسے چھوڑ کر وہ اختیار کر جو بے دغدغہ ہو۔ بیعت وخلافت۔ حدیث مبارک: ظُنُّوا بِالْمُؤْمِنِيْنَ خَيْرًا

ترجمہ: مومنوں کے ساتھ بہتر گمان کیا جائے

شرائط بیعت

جب مرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کر لیں ورنہ اگر بدمذہب ہو تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ پیری کے لئے چار شرطیں ہیں قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے (۱) سنی صحیح العقیدہ ہو (۲) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے (۳) فاسق معلن نہ ہو (۴) اس کا سلسلہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک متصل ہو۔ یعنی درجہ بدرجہ (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے آپ تک پہنچتا ہو۔

بیعت ایک وسیلہ ہے اور اللہ رب العزت کا قرب حاصل کرنے کے لئے وسیلہ درکار ہے۔ قرآن عظیم الشان میں ارشاد خالق کائنات ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورۃ المائدہ آیت نمبر: ۳۵)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

تشریح وسیلہ سے بیعت مرشد کامل مراد ہے اور جہاد سے مراد اپنے نفس کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے شریعت مطہرہ پر چلنا ہے یہی جہاد اکبر ہے۔ ذکر و فکر، عبادت، صبر، توکل، عاجزی انکساری، رزق حلال۔ یہ سب جہاد اکبر میں آ جاتے ہیں۔

زندگی کی اصل قرب الٰہی کی دولت اور عبادت میں لذت حاصل کرنا ہے۔ وسیلہ حاصل کرنے کے لئے ہوش اور محنت کی ضرورت ہے۔ مرشد ایسا ہو جس کی نگاہ سے اندھیرے میں روشنی ہو جائے۔ بے نور نور والا ہو جائے۔ داغ دار بے داغ ہو جائے۔ کالا سفید ہو جائے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۳۱) سورۃ آل عمران آیت ۳۱

ترجمہ: اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

— فَاسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ القرآن

اگر تم (ذکر کرنا) نہیں جانتے تو اس کا طریقہ اہل ذکر سے معلوم کرو

ہمارے دوست محمد ادریس صاحب کا کہنا ہے کہ ہماری خالہ نے بغیر راہبر کے وردو وظائف کیے اور وہ دماغی توازن کھو بیٹھیں۔

محمد منیر صاحب کا کہنا ہے کہ ہمارا ایک محلے دار ہے اسے ذکر و اذکار کرنے کا بہت شوق تھا وہ بغیر رہبر کے ورد و وظائف کرتا رہا اور وہ دماغی توازن کھو بیٹھا۔

حضرت مولوی معنوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں :۔

پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر
ہست بس پُر آفت و خوف و خطر

آں رہے کو بارہا تو رفتۂ
بے قلاوز اندر آں آشفتۂ

پس رہے راکہ نرفتی تو بہ ہیچ
ہیں مرو تنہا ز رہبر سر مپیچ

ہر کہ اُو بے مرشدے در راہ شد
اُو ز غولاں گمرہ و در چاہ شد

گر نباشد سایۂ پیر اے فضول
پس ترا سر گشتہ دارد بانگِ غول

غولت از رہ افگند اندر گزند
از تو داہے تر دریں رہ بس بدند

ترجمہ

پیر کر بے پیر عرفاں کا سفر
ہے بہت پُر آفت و خوف و خطر

مدتوں طے کر چکا ہے تو جو راہ
اس میں بے رہبر کے ہوتا ہے تباہ

پھر وہ رستہ جو کبھی دیکھا نہیں
پیچ بتا ملتا ہے بے رہبر کہیں

جو چلا بے راہبر اس راہ میں
وہ بہک کر گر پڑا ہے چاہ میں

پیر اگر سر پر نہ ہو اے بوالفضول
تجھ کو کرے گی پریشاں بانگِ غول

غول پہنچائیں گے نقصان سر بسر
بہکے ہیں تجھ سے بھی کچھ چالاک تر

مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ترجمہ: جو گیا اس راہ میں تنہا مرد دین — ہمت مرداں سے پہنچا ہے کہیں
غائبوں سے کب الگ ہے دستِ پیر — ہاتھ ہے یہ قبضۂ ربّ قدیر
غائبوں کو جب وہ خلعت دیتے ہیں — بس تو حاضر غائبوں سے اچھے ہیں
غائبوں کو دیتے ہیں وہ دولتیں — حاضروں کو بخشتے ہیں نعمتیں

(ہدایت الانسان صد۱۴ سے صد۱۷ تک)

اصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کوئی صحابی ایسا نہیں جس نے حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیک یا رسول اللہ کے دست اقدس پر بیعت نہ کی ہو۔ جب آپ نور علیٰ نور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب انصار و مہاجرین کے حق میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی تو سب نے عرض کی۔

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی جب تک ہم زندہ ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

کَانُوْا خَمْسَ عَشَرَۃَ مِائَةً نِ الَّذِیْنَ بَایَعُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّةِ۔

پندرہ سو آدمی تھے جنہوں نے حدیبیہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کی۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے یوں آیا ہے

قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ اِلٰی ظِلِّ

شَجَرَۃٍ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ - قَالَ یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ اَلَا تُبَایِعُ ؟ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَایَعْتُ قَالَ وَاَیْضًا - قَالَ فَبَایَعْتُہُ الثَّانِیَۃَ -

حضرت سلمہ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی پھر ایک درخت کے سایہ میں جا بیٹھا جب لوگ کم ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے اکوع کے بیٹے۔ تو ہم سے بیعت نہیں کرتا میں نے کہا میں بیعت کر چکا ہوں۔ فرمایا دوبارہ بھی۔ سلمہ رضؓ کہتے ہیں پھر میں نے بیعت کی۔

حضرت شاہ غلام علی مجدّدی کے ملفوظات دُرالمعارف شریف میں بیعت کرنے کا طریقہ یوں بیان فرماتے ہیں:۔

ایک شخص آپ کی خدمت میں بیعت ہونے کی غرض سے حاضر ہوا۔ مرشد برحق نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے دستِ مبارک میں پکڑا اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ عَلَیْہِ تین بار پڑھا اور پڑھایا اس کے بعد اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُوْلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَقْدُوْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ پڑھا اور پڑھایا۔ اس کے بعد ایک مرتبہ کلمہ شہادت اور تین مرتبہ کلمہ طیّبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تک پڑھا اور پڑھایا۔ بعدہٗ اس شخص سے پوچھا کہ آپ کونسے طریقے میں بیعت ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ خاندانِ قادریہ میں مرشد برحق نے حضرت غوث الاعظم اور سلسلہ عالیہ قادریہ کے تمام اولیاء اللہ کی ارواح کو فاتحہ پڑھ کر ثوابِ نذر کیا اور ذکر قلبی کی تلقین فرمائی۔ جو حضرات نقشبندیہ کا معمول ہے۔ اس وقت مجلس میں بہت سے

فیوض و برکات ظاہر ہوئے۔ میرے عالیشان و عالی مقام (روحانی باپ) دادا حضور بلند مرتبہ قیوم زماں سید نا مرشد نا قبلہ سیف الرحمٰن صاحب بھی کلمہ شہادت اور ایمان کی صفتوں کے ساتھ بیعت فرماتے ہیں اور بیعت کرنے کے بعد سلسلہ نقشبندیہ والوں کو ان کے مقام قلب پر ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ اللہ ۔ اللہ ۔ اللہ فرماتے ہیں اور ذکر قلبی کی تلقین فرماتے ہیں۔ آپ بغیر داڑھی والے کو بیعت نہیں فرماتے جب تک کہ وہ داڑھی رکھنے کا پختہ ارادہ نہ کرے۔ آپ کے در افغانستان اور پاکستان اور دوسرے ممالک میں خلفاء کثیر تعداد میں موجود ہیں جن کی تعداد ہزاروں میں ہے ہجرت کے بعد جن حضرات کو پاکستان میں ارشاد خط عطا کئے ان کی تعداد ۴۵۰۰ سے زائد ہے۔ مرشد نا سید نا سیف الرحمٰن صاحب اخند زادہ قدس سرہٗ نے بذات خود سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت مولانا شاہ رسول رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی [1] پھر ان کے وصالِ ظاہری کے بعد باقی تین سلاسل قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ حضرت مولانا ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ سے طے کئے اور اپنے مرشد پاک کی خلوص دل کے ساتھ بہت خدمت کی اور ان کی ہر بات کو صدقِ دل سے تسلیم کیا۔ اس کا نتیجہ یہ کہ اللہ رب العزت نے آپ کو مقام عبدیت و صدیقیت و قیوم زماں عطا فرمایا۔ آج تک دنیا میں کوئی ولی ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے کسی سے بیعت نہ کی ہو۔ [الغرض اکثر اولیاء کرام جو ولایت کے مقام پر مشرف ہوئے وہ اس مقام پر بیعت و طریقت اور سلوک سے فائز ہوئے]

سلسلہ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے عطا ہوا۔ اسے نقشبندیہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ اسی شجرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

سلسلہ قادریہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

---

[1] لیکن وہ مبارک جلد ہی وفات پا گئے تو ان کے وصال کے بعد نقشبندیہ سے لے کر چشتیہ قادریہ اور سہروردیہ ہر چار طریقوں کے مقامات و کمالات اور ارشادات و تلقین کی نعمت

سے عطا ہوا۔ قادریہ سلسلہ اس لئے مشہور ہے کہ اس سلسلہ میں حضرت غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ہے

سلسلہ چشتیہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آخر الزمان نبی حضرت احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عطا ہوا چشتیہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کا تعلق اسی سلسلے سے ہے۔

سلسلہ سہروردیہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عطا ہوا۔ خواجہ شہاب الدین سہروردی اس سلسلہ کے معروف بزرگ ہیں اس لئے یہ سلسلہ سہروردیہ کے نام سے مشہور ہے۔

یہ تمام سلاسل راہِ حق ہیں یہ کوئی علیحدہ مذاہب نہیں۔

شجرہ طریقہ نقشبندیہ

حضرت محمدؐ رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وسلم (۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳) حضرت ابوعبداللہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، (۴) حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم (۵) حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق بن امام محمد بن باقر رضی اللہ عنہم (۶) حضرت ابویزید طیفور بن عیسےٰ عرف بایزید بسطامی قدس اللہ سرہٗ (۷) حضرت ابوالحسن علی بن جعفر خرقانی قدس اللہ سرہٗ (۸) حضرت ابوعلی فضل بن محمد الطوسی عرف ابوعلی فارمدی (۹) ابویعقوب خواجہ یوسف الہمدانی النعمانی قدس اللہ سرہٗ (۱۰) حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی المالکی نسباً الحنفی مذہباً (۱۱) حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس اللہ سرہٗ (۱۲) حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی (۱۳) حضرت خواجہ علی النساج

رامیتنی عرف حضرت عزیزان قدس اللہ سرہٗ (۱۴) حضرت خواجہ محمد بابائے
سماسی قدس اللہ سرہٗ (۱۵) حضرت خواجہ سعید امیر کلال قدس سرہٗ (۱۶) حضرت
خواجہ بہاؤالدین محمد بن محمد البخاری عرف شاہ نقشبندی قدس سرہٗ (۱۷)
حضرت خواجہ علاؤالدین محمد بن محمد البخاری عرف خواجہ عطار قدس اللہ سرہٗ
(۱۸) حضرت مولانا یعقوب چرخی لوگری قدس اللہ سرہٗ (۱۹) حضرت ناصرالدین
عبید اللہ بن محمود السمرقندی عرف خواجہ احرار قدس اللہ سرہٗ (۲۰) حضرت
مولانا محمد زاہد وخشی حصاری قدس اللہ سرہٗ (۲۱) حضرت خواجہ درویش محمد
الخوارزمی قدس اللہ سرہٗ (۲۲) حضرت خواجہ محمد مقتدائی المکنگی البخاری
قدس سرہٗ (۲۳) حضرت مویدالدین میرنگ محمد باقی باللہ الکابلی قدس اللہ سرہٗ
(۲۴) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد الفاروقی (۲۵)
حضرت عروۃ الوثقٰی خواجہ محمد معصوم اوّل قدس اللہ سرہٗ (۲۶) حضرت
خواجہ محمد صبغت اللہ قدس اللہ سرہٗ (۲۷) حضرت خواجہ محمد اسماعیل
عرف امام العارفین قدس اللہ سرہٗ (۲۸) حضرت حاجی غلام محمد معصوم عرف
خواجہ معصوم ثانی قدس اللہ سرہٗ (۲۹) حضرت شاہ غلام محمد عرف قدوۃ اولیاءؒ
قدس اللہ سرہٗ (۳۰) حضرت حاجی محمد صفی اللہ قدس اللہ سرہٗ (۳۱) حضرت شاہ
محمد ضیاء الحق عرف حضرت شہید قدس اللہ سرہٗ (۳۲) حضرت حاجی شاہ
ضیاء عرف میاں جی صاحب قدس اللہ سرہٗ (۳۳) حضرت صاحب
شمس الحق عرف حضرت صاحب کوہستان قدس اللہ سرہٗ (۳۴) حضرت
مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہٗ (۳۵) حضرت مولانا محمد ہاشم
السمنگانی قدس اللہ سرہٗ (۳۶) مرشدنا حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن
اطال اللہ حیاتہٗ (۳۷) حضرت غلام محمد صمدانی سیفی قطب شاہی علوی الحنفی

(۳۸) نام سالک ۔

شجرہ طریقہ قادریہ

۱۔ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۔
۲۔ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہٗ ۔
۳۔ حضرت ابو سعید حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ۔
۴۔ حضرت ابو محمد شیخ حبیب عجمی قدس اللہ سرہٗ
۵۔ حضرت ابو سلیمان داؤد طائی قدس اللہ سرہٗ ۔
۶۔ حضرت ابو محفوظ معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ ۔
۷۔ حضرت ابو حسن عبد اللہ سری سقطی قدس اللہ سرہٗ ۔
۸۔ حضرت سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہٗ
۹۔ حضرت ابو بکر الشبلی المالکی قدس اللہ سرہٗ ۔
۱۰۔ حضرت شیخ عبد العزیز بن حارث الاسدی التمیمی قدس اللہ سرہٗ ۔
۱۱۔ حضرت شیخ عبد العزیز بن حارث المتقدم قدس اللہ سرہٗ ۔
۱۲ حضرت شیخ ابو المفرح طرطوسی قدس اللہ سرہٗ ۔
۱۳ حضرت ابوالحسن حقاری (ھنکاری) قدس اللہ سرہٗ ۔
۱۴۔ حضرت ابو سعید مبارک قدس اللہ سرہٗ ۔
۱۵۔ حضرت ابو محمد عبد القادر الجیلانی الحنبلی الحسنی قدس اللہ سرہٗ ۔
۱۶۔ حضرت شاہ دولہ دریائی قدس اللہ سرہٗ ۔
۱۷۔ حضرت شاہ منور قدس اللہ سرہٗ
۱۸۔ حضرت شاہ عالم الدھلوی قدس اللہ سرہٗ ۔

۱۹۔ حضرت شیخ احمد ملتانی قدس اللہ سرہٗ۔
۲۰۔ حضرت شیخ جنید پشاوری قدس اللہ سرہٗ۔
۲۱۔ حضرت مولانا محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہٗ۔
۲۲۔ حضرت مولانا محمد ہشتنگری قدس اللہ سرہٗ۔
۲۳۔ حضرت مولانا محمد شعیب تورڈھیری قدس اللہ سرہٗ۔
۲۴۔ حضرت مولانا عبدالغفور عرف سوات قدس اللہ سرہٗ۔
۲۵۔ حضرت مولانا نجم الدین عرف حضرت ہڈی صاحب قدس اللہ سرہٗ
۲۶۔ شیخ الاسلام تگاب حضرت حمید اللہ صاحب قدس سرہٗ۔
۲۷۔ حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہٗ۔
۲۸۔ حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہٗ۔
۲۹۔ حضرت مرشدنا اخندزادہ صاحب سیف الرحمٰن اطال اللہ حیا۔
۳۰۔ غلام محمد صمدانی سیفی قطب شاہی علوی الحنفی۔
۳۱۔ نام سالک۔

شجرہ طریقہ چشتیہ

۱۔ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
۲۔ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ۔
۳۔ حضرت ابوسعید حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ۔
۴۔ حضرت ابوالفضل عبدالواحد بن زید قدس اللہ سرہٗ
۵۔ حضرت ابوالفیض فضیل بن عیاض قدس اللہ سرہٗ۔
۶۔ حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ادہم الفاروقی البلخی قدس اللہ سرہٗ۔

۷۔ حضرت سدید الدین خواجہ حذیفہ مرعشی قدس اللہ سرہٗ۔
۸۔ حضرت امین الدین شیخ ہبیرۃ البصری قدس اللہ سرہٗ
۹۔ حضرت کریم الدین منعم شیخ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہٗ
۱۰۔ حضرت شریف الدین ابو اسحاق شامی قدس اللہ سرہٗ۔
۱۱۔ حضرت قدوۃ الدین ابو احمد ابدال الچشتی الحسینی قدس اللہ سرہٗ
۱۲۔ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہٗ۔
۱۳۔ حضرت ناصر الدین خواجہ ابو یوسف الچشتی الحسینی قدس اللہ سرہٗ۔
۱۴۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود الچشتی الحسینی قدس اللہ سرہٗ
۱۵۔ حضرت نیر الدین حاجی شریف زندنی قدس اللہ سرہٗ۔
۱۶۔ حضرت ابو منصور خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہٗ
۱۷۔ حضرت خواجہ معین الدین حسن الحسینی السنجری الاجمیری قدس اللہ سرہٗ۔
۱۸۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی الاوشی الحسینی قدس اللہ سرہٗ
۱۹۔ حضرت فرید الدین مسعود الفاروقی الغزنوی عرف گنج شکر قدس اللہ سرہٗ۔
۲۰۔ حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری الحسینی قدس اللہ سرہٗ۔
۲۱۔ حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس اللہ سرہٗ۔
۲۲۔ حضرت جلال الدین خواجہ محمود عثمان پانی پتی قدس اللہ سرہٗ۔
۲۳۔ حضرت شیخ احمد عبد الحق ابدال قدس اللہ سرہٗ۔
۲۴ حضرت شیخ محمد عارف عرف مخدوم عارف قدس اللہ سرہٗ۔
۲۵۔ حضرت شیخ عبد القدوس النعمانی الغزنوی ثم الگنگوہی قدس اللہ سرہٗ۔
۲۶۔ حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی قدس اللہ سرہٗ۔
۲۷۔ حضرت شیخ عبد الاحد الفاروقی الکابلی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۸ - امام ربانی مجدد والف ثانی حضرت شیخ احمد الفاروقی قدس اللہ سرہٗ ۔
۲۹ - حضرت سید عبد اللہ الحسینی عرف حاجی بہادر صاحب قدس اللہ سرہٗ ۔
۳۰ - حضرت سید آدم بنوری قدس اللہ سرہٗ ۔
۳۱ - حضرت مولانا شیخ مامون شاہ منصوری قدس اللہ سرہٗ ۔
۳۲ - حضرت مولانا محمد نسیم کامون قدس اللہ سرہٗ ۔
۳۳ - حضرت سید محمد شاہ الحسینی السدھومی قدس اللہ سرہٗ ۔
۳۴ - حضرت مولانا حافظ محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہٗ ۔
۳۵ - حضرت مولانا حافظ محمد ہشتنگری قدس اللہ سرہٗ ۔
۳۶ - حضرت مولانا محمد شعیب تورڈھیری قدس اللہ سرہٗ ۔
۳۷ - حضرت مولانا عبد الغفور عرف حضرت سوات صاحب قدس اللہ سرہٗ ۔
۳۸ - حضرت مولانا نجم الدین عرف حضرت ھڈے صاحب قدس اللہ سرہٗ ۔
۳۹ - حضرت شیخ حمید اللہ عرف شیخ الاسلام تگاب قدس اللہ سرہٗ ۔
۴۰ - حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہٗ ۔
۴۱ - حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہٗ ۔
۴۲ - مرشدنا حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب اطال اللہ حیاتہ
۴۳ - غلام محمد صمدانی سیفی قطب شاہی علوی الحنفی
۴۴ - نام سالک

شجرہ طریقہ سہروردیہ

۱ - حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۔
۲ - حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ

۳۔ حضرت ابوسعید حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ۔
۴۔ حضرت ابومحمد شیخ حبیب عجمی قدس اللہ سرہٗ۔
۵۔ حضرت ابوسلیمان داؤد طائی قدس اللہ سرہٗ
۶۔ حضرت ابومحفوظ معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ
۷۔ حضرت ابوالحسن عبداللہ سری سقطی قدس اللہ سرہٗ۔
۸۔ حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہٗ۔
۹۔ حضرت کریم الدین ممشاد دینوری قدس اللہ سرہٗ
۱۰۔ حضرت ابوالعباسی احمد دینوری قدس اللہ سرہٗ۔
۱۱۔ حضرت شیخ محمد بن عبداللہ عمویہ قدس اللہ سرہٗ۔
۱۲۔ حضرت ابوعمر قطب الدین سہروردی قدس اللہ سرہٗ
۱۳۔ حضرت ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی قدس اللہ سرہٗ۔
۱۴۔ حضرت ابوحفص شہاب الدین عمر الصدیقی الشافعی السہروردی قدس اللہ سرہٗ
۱۵۔ حضرت ابوالبرکات بہاؤالدین زکریا الاسدی القرشی الملتانی قدس اللہ سرہٗ
۱۶۔ حضرت ابوالفتح رکن الدین فضل اللہ القرشی قدس اللہ سرہٗ۔
۱۷۔ حضرت مخدوم جہانیاں ابوالکرم سید جلال الدین بخاری قدس اللہ سرہٗ۔
۱۸۔ حضرت سید اجمل صاحب قدس اللہ سرہٗ۔
۱۹۔ حضرت سید بدھن بہرائچی قدس اللہ سرہٗ۔
۲۰۔ حضرت شیخ محمد درویش قدس اللہ سرہٗ۔
۲۱۔ حضرت شیخ عبدالقدوس الحنفی الگنگوہی ثم الگنگوہی قدس اللہ سرہٗ۔
۲۲۔ حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی قدس اللہ سرہٗ۔
۲۳۔ حضرت شیخ عبدالاحد الفاروقی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۴۔ حضرت محمد امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد الفاروقی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۵۔ حضرت سید آدم بنوری قدس اللہ سرہٗ۔

۲۶۔ حضرت حاجی بہادر سید عبداللہ الحسینی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۷۔ حضرت شیخ مامون شاہ منصوری قدس اللہ سرہٗ۔

۲۸۔ حضرت مولانا محمد نعیم قاموی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۹۔ حضرت سعید محمد شاہ الحسینی السدھومی قدس اللہ سرہٗ۔

۳۰۔ حضرت مولانا حافظ محمد صدیقی بونیری قدس اللہ سرہٗ۔

۳۱۔ حضرت مولانا حافظ محمد ہشتنگرہی قدس اللہ سرہٗ۔

۳۲۔ حضرت مولانا محمد شعیب تورڈھیری قدس اللہ سرہٗ

۳۳۔ حضرت مولانا عبدالغفور سواتی قدس اللہ سرہٗ۔

۳۴۔ حضرت اخندزادہ نجم الدین عرف ھدے قدس اللہ سرہٗ۔

۳۵۔ حضرت شیخ الاسلام حمید اللہ تکالی قدس اللہ سرہٗ۔

۳۶۔ حضرت مولانا شاہ رسول صاحب الطالقانی قدس اللہ سرہٗ۔

۳۷۔ حضرت مولانا ہاشمی السمنگانی قدس اللہ سرہٗ۔

۳۸۔ حضرت مولانا اخونزادہ سیف الرحمٰن صاحب اطال اللہ۔

۳۹۔ حضرت غلام محمد صمدانی سیفی قطب شاہی علوی۔

۴۰۔ نام سالک

مندرجہ بالا تمام اسماء مبارک ان عظیم ہستیوں کے ہیں جنہوں نے بیعت کی اور صدق دل سے راہ حق پر چلے۔ شریعت مطہرہ کے مطابق زندگی بسر کی اب انشاء اللہ تعالیٰ ان کے اسمائے مبارک قیامت تک روشن رہیں گے۔ تمام باتوں کا مفہوم بیان کئے دیتا ہوں کہ مرشد کامل کی خصوصیات

بیان کی جا چکی ہیں ان کا خاص خیال رکھا جائے اور وہ پیر جو یہ کہتا ہے کہ بیٹا تجھے نمازیں پڑھنے کی، عبادت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم خود ہی نمازیں پڑھنے کے لئے، عبادت کرنے کے لئے۔ ایسا پیر بذاتِ خود شیطان کا ساتھی ہے اور گمراہ و جہنمی ہے اور قرآن عظیم الشان کی آیت کا مفہوم کہ:-

"بہت بڑا بدبخت اور ظالم ہے وہ شخص جو کسی کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔"

میرے سرتاج و مرشدنا و مولانا حضرت صاحب کے کمالات کو چند الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں یہ ضرور ہے کہ ان صالح عارف باللہ بزرگانِ دین کے دست اقدس پر بعیت کی جائے اور یہی بزرگ آپ کو مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ کا مصداق عملی نمونہ بننے کی ہدایت فرمائیں گے اور جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ سے مراد نفس کے ساتھ مقابلہ اور جہاد ہے اس لئے کہ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نفس کے ساتھ جہاد کرنے کو جہادِ اکبر فرمایا۔

اللہ رب العزت قرآن عظیم الشان میں فرماتا ہے:-

— وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (سورۃ نساء آیت ۱۱۵)

ترجمہ: اور جو رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راستہ چلے ہم اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دیں گے اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی ہے۔

مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنّت میں ہے ۔
اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ۔
ترجمہ: بڑے (حق) گروہ کی پیروی کرو کیونکہ جو جماعت مسلمین سے علیحدہ رہا وہ علیحدہ کر کے جہنم میں بھیجا جاوئے گا ۔
نیز حدیث میں ہے مَارَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ ۔ جس کو مومنین (مومن لوگ) اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے ۔ (جاء الحق صفحہ نمبر ۲۸)

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں ۔

بندۂ یک مرد مومن دل شوی
بہ بر فوق شہہ شاہاں شوی

اگر اپنے آپ کو اہل دل مومن کامل مکمل کی غلامی میں دے جاؤ تو یہ دنیاوی بادشاہوں کے سروں پر چلنے سے بہتر ہے ۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے
اقبالؒ

سورۂ کہف میں اللہ رب العزت ارشاد فرما رہا ہے :-
وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۔ اس کی تابعداری نہ کریں جن کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کیا ہے اور اس نے اپنے سرکش نفس کی پیروی کی ہے اور اس کا حال حد سے بڑھ کر ہے ۔
مولانا شائستہ گل صاحب نے اپنی کتاب اثبات الاغراض میں تحریر

فرمایا ہے۔ یہ بات جان لینا چاہئیے کہ بعیت پیغمبروں کی سنّت ہے اور خلفائے راشدین کی سنّت ہے اور روز قیامت تک یہی سلسلہ جاری وساری رہے گا اور بغیر انکار کے باقی ہے۔ علماء، صلحاء اور سادات میں سے کسی فردِ بشر کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ خلیفہ یا پیر بنے جب تک انہیں اپنے پیر و مرشد کامل و مکمل سے اِذن خلافت نہ ملی ہو اور پیر و مرشد کامل مکمل وہ ہستیاں ہیں جنہیں اپنے پیران عظام سے لے کر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک نسبت بعیت پہنچ چکی ہو اور جن لوگوں کی نسبت بعیت نہ پہنچ سکی ہو تو وہ گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ ہی کر دیں گے۔ اس فعل کا نتیجہ کفر بد شنیع ہے اس لئے کہ ایسا ناقص پیر جو کامل نہیں وہ جھوٹا ہے۔ اکابرین طریقت و شریعت کی رُو سے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں مجرم ہے جس کا انجام قبر کے سانپ بچھو ہیں اور دائمی (کے لئے) آگ کا عذاب ہے۔ (بخاری)

اِنَّ الْبَیْعَتَ سُنَّۃٌ : بیشک بعیت سنّت ہے

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ قوم میں پیر طریقت کی مثال ایسی ہے جیسے کہ اپنی امت میں پیغمبر علیہ السلام کی ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل اس سے مراد عالم باعمل، علم ظاہری اور علم باطنی پر عبور رکھنے والے ہیں۔

"اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَلْیَجْلِسْ مَعَ اَھْلِ التَّصَوُّفِ" فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک کا قول ہے یعنی شیخ کامل مکمل اپنی قوم میں ایسا ہے جیسے کہ نبی امت میں ہوتا ہے اور جو کوئی اللہ پاک کا ہم مجلس ہونے کا ارادہ کر لیتا ہے انہیں چاہئیے کہ وہ اہل تصوف

کاہم مجلس ہو جائے اور صوفیاء کرام کی صحبت حاصل کرے۔
(اثبات البیعت صفحہ نمبر ۱۱)

پیغمبر خدا علیہ السلام نے فرمایا:-
ھُمْ جُلَسَاءُ اللّٰہِ لَا یَشْقٰی جَالِسُھُمْ۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے ہم مجلس
ان کی صحبت بھی بدبخت نہیں ہوتی۔ (مشکوٰۃ۔ مسلم صفحہ نمبر ۱۲)

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا — او نشیند در حضور اولیاء
نور حق ظاہر بود اندر ولی — نیک بین باشی اگر اہل ولی

جو کہ اللہ تعالیٰ کی ہم نشینی چاہے انہیں چاہیئے کہ اولیاء کرام کی صحبت حاصل کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے ولی میں اللہ تعالیٰ کا نور جلوہ گر ہوتا ہے۔ اگر دل کے مالک ہو تو نظر عقیدت سے دیکھو۔ صفحہ نمبر ۱۳

حدیث قدسی میں ہے حب الفقراء مفتاح الجنۃ۔ درویشوں کی محبت جنت کی کنجی ہے۔

حُبِّ درویشاں کلید جنت است
دشمن ایشاں سزائے لعنت است

حاجی امداد اللہ صاحب نے ضیاء القلوب نمبر ۴ میں اسی طرح تحریر فرمایا ہے کہ:-

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ○ اور وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ
دونوں آیتوں میں صیغہ امر کے استعمال سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم وجوبی ہے یعنی بیعت حکم واجب ہے اور مرشد کے ساتھ محبت اختیار کرنا سنت ہے۔ نمبر ۱۷

مولانا روم فرماتے ہیں:-

ہیچ کس از خود بخود چیزے نہ شد ہیچ آہن خود بخود تیغے نہ شد
ہیچ حلوائی نہ شد استاد کار تا شاگرد شکر ریزے نہ شد
مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم تا غلام شمس تبریزی نہ شد

مولانا روم نے فرمایا کہ ہر کوئی چیز خود بخود نہیں بنتی جس طرح لوہے سے خود بخود تلوار نہیں بنتی اور کوئی شخص خود بخود حلوائی نہیں بن سکتا جب تک اس نے حلوائی کی شاگردی نہ کی ہو اور مولانا روم صاحبؒ ہرگز خود بخود مولانا روم نہ بن جاتے جب تک اس کو شمس التبریزؒ جیسے پیر کامل مکمل کے ہاتھ پر بیعت نصیب نہ ہوتی۔ صفحہ نمبر ۲۰

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً الْجَاهِلِيَّة: جس کسی نے قصداً مرشد کی بیعت سے انکار کیا اور یہی انکار تکبر، حسد اور دشمنی پر مبنی ہو تو یہ شخص جاہلیت کی موت مر گیا۔

بیعت کا قصداً تکبر کی بنا پر توڑنا یا دنیاوی حرص و لالچ یا عیش کی بنا پر توڑنا دراصل اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔

ہر مسلمان کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ اپنے اندر سے خصائل رذیلہ کو ختم کر کے اعلیٰ خوبیاں پیدا کرے، اپنے نفس کا تزکیہ کرے۔ قرآن عظیم الشان میں فرمایا:-

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى (سورۃ اعلیٰ آیت ۱۵)

بیشک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

نفس کی خرابیاں اللہ رب العزت سے دوستی رکھنے والے کامل مکمل حضرات بزرگان دین کے دستِ اقدس پر بیعت کرنے کے بعد ان

کے دل سے نور حاصل کرنے اور ان کی توجہ مطہرہ سے دور ہو سکتی ہیں۔ بیعت کے بعد چار چیزوں کا خیال رکھنا اشد لازم ہے۔

(۱) ادب (۲) محبت (۳) اطاعت (۴) استقامت

ان چار چیزوں کے بغیر کوئی سالک قربِ الٰہی، محبت الٰہی کی دولت سے مالامال نہیں ہو سکتا اور نہ ہی مقام وصل الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔ اب خامیاں دور کرنے اور خوبیاں حاصل کرنے کا طریقہ حاصل ہو چکا جس کسی نے اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے کوشش کی اور کسی پیرِ کامل مکمل کے ساتھ مل گیا اور اپنی طاقت کے مطابق ادب، محبت، اطاعت اور استقامت اختیار کی تو ایسے شخص کی بخشش ممکن ہے۔ جس کسی نے ان چیزوں کی کچھ پرواہ نہ کی تو بہت جلد وہ اللہ کے حضور میں مجرم اور چیخیں مارنے والا ہوگا اور جہنم میں داخل ہو جائے گا

حضور پُرنور سرکار ہر عالم حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:۔

اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ الْاِخْوَانِ فَاِنَّ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ شَفَاعَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ

اللہ کے بکثرت نیک بندوں سے رشتہ وعلاقہ محبت پیدا کرو قیامت میں ہر مسلمان کامل کو شفاعت دی جائے گی کہ اپنے علاقے والوں کی سفارش کرے

رواہ ابن البخاری فی تاریخہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

(حوالہ بیعت وخلافت صفحہ نمبر ۱۲)

تقلید امام حق حقیقت میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہے اس کے ساتھ ساتھ گمراہ فرقے اور گروہ کی چند بائیں نشانیاں، بیان کرتا چلوں (۱) نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخرالزماں نبی کا انکار کرنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں (۲) اپنے نبی کو اپنی طرح کا کہنے والا یا بڑے بھائی

کی طرح کا کہنے والے گمراہ وجاہل ہیں (۳) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اور مقام کو بیان نہ کرنے والے اور نعتیں نہ پڑھنے والے گمراہ وجاہل اور بدعقیدہ ہیں (۴) نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر وناظر ماننے سے انکار کرنے والے گمراہ وجاہل اور بدعقیدہ ہیں (۵) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہنے والے اور اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیارات ومعجزات سے انکار کرنے والے اولیاء اللہ کو جو اختیارات اللہ رب العزت نے عطا کئے ہیں ان کا انکار کرنے والے یہ سب گمراہ وجاہل بدعقیدہ ہیں ان کی صحبت سے دور رہیں چاہے وہ خود کو سُنّی کہیں یا کسی اور سلسلے سے منسوب کریں۔

کہ: محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں گر ہو خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

اگر کسی بدعقیدہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی تو ساری زندگی تباہ وبرباد ہوجائیگی پیرِ طریقت کا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونا پہلی بات ہے اور اس کا اندازہ، اس کی گفتگو اور حرکات وسکنات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

بیعت کرنا سنّت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور بیعت ہونا اصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سنّت ہے اور سنت کا قصداً انکار کرنا اور اختیار نہ کرنا گناہ ہے۔ ناچیز یہ مناسب سمجھتا ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے جواز کے طور پر چند احادیث مبارکہ درج کروں۔ بھنگی، چرسی اور خلاف سنّت طریقہ اختیار کرنے والے پیروں کے ردّ میں

(۱) حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خدا کی حمد کے بعد معلوم ہونا چاہیئے کہ سب سے بہتر کتاب اللہ ہے اور بہترین راہ (طریقہ) محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی راہ ہے

اور بدترین چیزوں میں وہ چیز ہے جس کو (دین میں) نیا نکالا گیا ہو اور ہر بدعت گمراہی ہے (یعنی ہر وہ کام جو اللہ اور اس کے رسول سے دور کرتا ہو گمراہی ہے)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا ہر شخص جنت میں داخل ہوگا مگر وہ شخص نہیں جس نے میرا انکار کیا۔ پوچھا گیا وہ شخص کون ہے جس نے سرکشی کی اور انکار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے میری پیروی کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کیا۔

(۳) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے چھپر کھٹ میں تکیہ لگائے ہوئے ہو کوئی ان احکام میں سے جن کا میں نے حکم دیا ہے یا جس سے منع کیا ہو۔ کوئی حکم اس کے پاس پہنچے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں کچھ نہیں جانتا جو کچھ ہم کو خدا کی کتاب میں ملا۔ ہم نے اس کی اطاعت کی۔ (مشکوٰۃ شریف باب الاعتصام)

ان ارشادات مقدسہ کے علاوہ چند سوالات ذہن میں ابھرتے ہیں۔

۱۔ سوال: کیا ایک بیعت کے علاوہ دوسری بیعت کی جا سکتی ہے؟

جواب: اگر اپنے پیر کا ادب، محبت، اطاعت اور استقامت اختیار کرنے کے باوجود بھی انسان کی زندگی میں فرق نہیں پڑتا اور رطب اللسان واکر نہیں ہوتے، روحانی مراتب بلند نہیں ہوتے، تو دوسری جگہ پر بیعت کرنا لازم ہے کیونکہ مقصد پیر پرستی نہیں بلکہ حق پرستی ہے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے چار جگہ پر بیعت کی۔

۲۔ سوال ۔ کیا پہلا پیر وصال فرما جائے تو دوسری بیعت ضروری ہے ؟
جواب : اگر انسان کی سلوک کی منازل طے نہ ہوئی ہوں اور تزکیۂ نفس حاصل نہ ہو۔ خصائل رذیلہ (بری عادات) حسنات (نیک عادات) میں تبدیل نہ ہو چکی ہوں اور ارشاد و خط حاصل نہ ہوا ہو تو تجدید بیعت ضروری ہے مرید کا بیعت کے لئے رضامند ہونا ضروری ہے اگر کسی کو بیعت کے متعلق علم نہیں تو بیعت کروانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ مرید ہونے والے سے بیعت کی حقیقت کو اس کے مقصد اور اہمیت کو واضح کر دے تاکہ بعد میں انکار نہ کرے کیونکہ بیعت کو توڑنا جاہلیت کی طرف لے جاتا ہے۔ دور حاضر میں بعض شیعہ حضرات اپنے آپ کو سید ظاہر کر کے سادہ حضرات کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اکثر گاؤں کے عقیدت مند لوگ اس جال میں پھنس جاتے ہیں پیر صاحب کی نہ داڑھی ہے نہ شریعت کے پابند ہیں، بس اتنا ہے کہ صاحبزادہ سید بادشاہ ہیں۔ بہر کیف کسی کامل مکمل، باشریعت، با اجازت (جس کا شجرہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملتا ہو) کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنے آپ کو جاہلیت کی موت سے بچایا جائے۔

حدیث مبارک : حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ بصورت وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر ہم لوگوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر یہ عرض کیا کہ ہماری زمین میں ایک گرجا گھر ہے۔ پھر ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی بطور تبرک مانگا تو آپؐ نے پانی منگایا اور وضو فرمایا اور اس پانی میں کلی فرمائی پھر ایک مشکیزہ میں ڈال کر ہمیں لے جانے کا حکم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنی زمین میں جاؤ تو گرجا گھر کو توڑ دو اور اس پانی کو اس جگہ

(تبرکاً) چھڑک دو اور اسی جگہ مسجد بنالو۔ تو ہم نے کہا ہمارا شہر بہت دور ہے اور گرمی بہت سخت ہے یہ پانی تو خشک ہوجائے گا تو آپ نے فرمایا۔ کہ اس میں پانی بڑھا لینا۔ یہ جتنا بھی بڑھتا جائے گا سب طیب وپاکیزہ ہی ہوتا چلا جائے گا۔ (معمولات الابرار صفحہ نمبر ۱۰۸)

مندرجہ بالا حدیث مبارک بیعت کی حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی اہتمام کے ساتھ محبت حق اور طلب حق کے لئے نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی اس سے یہ بات بھی واضح ہوجاتی ہے کہ طلب حق کے لئے یا بیعت کے لئے سفر کیا جائے اگر یہ خزانہ معمولی سفر سے حاصل ہوجائے اور ایسا رہبر جس کی توجہ سے مُردہ دل زندہ ہوجائے، مُردہ لطائف زندہ ہوجائیں تو اس کے جسم کو غنیمت جانا جائے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مکتوبات شریف میں ارشاد فرماتے ہیں :۔

مراد کو بھی آخر الامر مرید ہونا پڑتا ہے اور محبوب کو بھی محبّ کی محبت میں محبّ بننا پڑتا ہے۔ دین و دنیا کے سردار علیہ من الصلوات اکملہا و من التحیات افضلہا مرادیت اور محبوبیت کے مقام کے باوجود محبین اور مریدین میں سے تھے اسی لئے آپ کے حال کی یوں خبر آئی ہے کہ :۔

۔ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْحُزْنِ دَائِمَ الْفِکْرِ

حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ غمگین اور متفکر رہتے تھے۔

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے خود فرمایا :۔

مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ۔ کسی نبی کو اتنی اذیت نہیں پہنچائی گئی جتنی

مجھے پہنچائی گئی ہے۔ محب لوگ تو محبت کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں محبوبوں کے
لئے اس بوجھ کا اٹھانا دشوار ہے۔ یہ قصہ بہت دراز ہے۔

— قِصّةُ العشق لا انفصام لها
قصہ عشق ختم نہیں ہو سکتا

دفتر اوّل۔ حصہ اوّل مکتوب نمبر ۱۰

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مراد (طلب)
تھے آپ کو بھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مقدس پر بیعت کرنا پڑی
اور کمالات حاصل کئے لیکن اس طلب کی دعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کی گئی
علاوہ ازیں دعوت قبول اسلام ضروری ہے۔

ذوالحجہ شریف کے مہینے میں مدارج نزول کی طرف مقام قلب تک نیچے
آنا ہوا۔ یہ مقام تکمیل وارشاد کا مقام ہے لیکن ابھی تک مکمل اور پورا کرنے والی
چیزیں جو اس مقام سے تعلق رکھتی ہیں مزید درکار ہیں دیکھئے کب میسر ہوں
معاملہ آسان نہیں۔ مراد ہونے کے باوجود اس قدر منازل طے کرنا پڑتی
ہیں کہ مریدوں کو اگر عمر نوح بھی مل جائے تو شاید طے نہ کریں اور انہیں یہ
میسر نہ آسکے بلکہ یہ وجوہ اور طریقے مراد لوگوں کے ساتھ خاص ہیں۔
یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ فضل عظیم
کا مالک ہے۔

(دفتر اوّل۔ حصہ اوّل۔ مکتوب نمبر ۱۶)

پیشہ اور کار کا کمال ایک دوسرے کے افکار کے آپس میں ملنے سے ہوتا
ہے اور اس میں زیادتی اور اضافہ مسلسل نظر و فکر سے ہوتا ہے۔ پیر کی
نسبت اگر اسی صرافت پر رہے تو موجب نقصان ہے لائق مرید کو چاہیئے
کہ اسے کمال تک لے جائے۔

حسنِ ظن کے ساتھ پیر کی خدمت میں حاضری یا صحبت دراز جس طرح بھی ہو درکار ہے۔ اس کے بغیر رنج و محنت اٹھانے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ (مکتوبات دفتر اول حصہ اول مکتوب نمبر ۳۲)

سلسلہ نقشبندیہ میں تاج مجددی کے مالک

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ

سیادت و بزرگی کے مالک شیخ فرید کی طرف صادر فرماتے ہیں۔ حضور نبی کریم خیر البشر علیہ وعلیٰ آلہ والصلوٰۃ والسلام کی مدح و ثنا اور اس امر کے بیان میں کہ آپ کی شریعت کو ماننے والے اور اس کی تصدیق کرنے والے سب امتوں سے بہتر امت ہیں اور آپ کی شریعت کو جھٹلانے والے بدترین بنی آدم ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روشنی سنت کی پیروی کی ترغیب کے بیان میں۔

آپ کا عالی مرتبہ گرامی نامہ عزیز ترین اوقات میں تشریف لایا۔ بندہ اس کے مطالعہ سے مشرف ہوا۔ اللہ سبحانہٗ کی حمد و ثنا اور اس کا احسان ہے کہ آپ کو فقر و محمدی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰات والتسلیمات کی میراث ہاتھ آ چکی ہے۔ فقراء سے محبت اور ان کے ساتھ تعلق اور ارتباط اسی کا نتیجہ ہے۔ نہیں جانتا کہ یہ قصور وار بے سر و سامان اس کے جواب میں کیا لکھے مگر یہ کہ احادیث کتب و سیر میں چند نقل شدہ عربی فقرے جو آپ کے جد بزرگوار اور خیر العرب ہیں، کے فضائل و مناقب میں لکھے علیہ و آلہ من الصلوات اتمہا و من التحیات اکملہا۔ اور اس سعادت نامے کو اپنی نجات اُخروی کا وسیلہ بنائے۔ یہ مقصد نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کی مدح و ثنا کرے بلکہ اپنے کلام کو آپ کے ذکر شریف سے مزین و آراستہ کرے

مکتوبات شریف

بابُ البَیعۃِ عَلیٰ اِقامِ الصَّلوٰۃِ۔

۵۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۝

ترجمہ: جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لئے اخلاص پر کی۔ (بخاری شریف حدیث نمبر ۵۰۳)

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ روحانی فیوض و برکات اپنے حضرت شیخ ابوالفضل محمد بن حسن ختلی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیے تھے اور کافی مدت ان کی خدمت میں رہے، شرف بیعت حاصل کیا یہ شیخ سلسلہ جنیدیہ سے منسلک تھے۔ اپنی تصنیف "کشف المحجوب" میں اپنے پیر و مرشد کے متعلق تحریر فرماتے ہیں وہ اوتاد کی زینت عابدوں کے شیخ تھے۔

قرآن عظیم الشان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ۝

- اور نہیں پیدا کیا میں نے جنوں اور انسانوں کو مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔ یعنی مجھ سے محبت کریں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا:-

انسانوں اور جنوں کو رب تعالےٰ کی معرفت (پہچان) حاصل کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

ثابت ہوا کہ شریعت و طریقت یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور ان کی سنتوں پر عمل کرنے اور اس پر استقامت اختیار کرنے سے ہی معرفت

حاصل ہوتی ہے اور اسی سے ہی روحانیت (شریعت و طریقت) اور مقام صدیقیت و عبدیت و قطبیت و غوثیت و قیومیت حاصل ہوتا ہے اور یہ تمام چیزیں شریعت اور طریقت پر چلنے والے رہبر سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ صدق دل سے بیعت کر کے اپنے پیر سے رابطہ رکھا جائے اور ان کی توجہات سے اپنے سینوں کو روشن رکھ کر ہی تصوف کا فریضہ ادا کیا جا سکتا ہے۔

مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ ایک مثال کے ذریعے سے صراط مستقیم کی اہمیت کو واضح فرماتے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ ایک شہزادہ سیر کرنے کے لئے گیا۔ راستے میں ایک بھنگن پر عاشق ہو گیا اور عاشق ہو کر بھول ہی گیا کہ میں کون ہوں؟ اس کو یاد نہ رہا کہ میری ماں کون ہے اور میرا باپ کون؟ میری نسل کیا ہے اور میری اصل کیا ہے؟

وہ بھنگن کے گھر جا کر بھنگی ہو گیا۔ سر پر ٹوکرا رکھ کر ہاتھ میں جھاڑو لے کر گلیاں صاف کرنے لگا گویا وہ فریب صورت کے جادو کا اسیر ہو گیا۔ اب اس کا علاج یہ ہے کہ کوئی صاحب بصیرت آ کر اس کو بتائے کہ بھلے آدمی تو بھنگی نہیں بلکہ شہزادہ ہے۔ تو صفائی کرنے والا نہیں بلکہ خدمت لینے والا ہے، تو غلام نہیں، آقا ہے، تو پابند نہیں آزاد ہے، تو اس بدبودار ماحول میں کیوں رہتا ہے تو تو خوشبودار ہے۔

تو واضح یہ ہوا کہ سب سے پہلے شہزادے کی غلط فہمی دور کی جائے کہ تو کون ہے جو بھی اس کو اس کی اصل کی طرف لوٹائے گا اسی کو اس کا مرشد یا پیر کہیں گے۔

دل کی صفائی صاف دل والا ہی پیدا کرے گا (یعنی صاف دل والے سے حاصل ہو گا)

دل میں نور نورانی دل والا ہی پیدا کرے گا (یعنی نورانی دل والے سے ہی حاصل ہو گا)

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق عاشق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی پیدا کرے گا

رب تعالیٰ اجلّ شانہٗ کی معرفت عارفِ الٰہی ہی پیدا کرے گا۔ اسی طرح خوبیاں خوبیوں والا ہی پیدا کرے گا۔

باطنی کیفیّت، روحانی کیفیّت، عمل کا جذبہ، صحیح العقیدہ سرکارِ دو جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان بیان کرنے والا ہی پیدا کر سکتا ہے کسی بدعقیدہ سے وابستگی اختیار کرنے سے یہ حالتیں میسّر نہیں ہو سکتیں۔ ان تمام باتوں کی وضاحت کے بعد سارے مضمون کا لب لباب یہ ہے۔

(۱) صدقِ دل سے سچی توبہ کر کے، تمام گناہوں سے توبہ کر کے، کسی باعمل عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بزرگ سے بیعت کا پٹہ خرید کر گلے میں باندھ لو اور وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کے تحت ان کی ہر حق بات کو مانو۔ بیعت ہونے سے پہلے شجرہ بیعت کی تحقیق کر لیں۔

(۲) بدعقیدہ لوگوں کی وضاحت سابقہ اوراق میں کر چکا ہوں۔ یاد دہانی کے لئے پھر دہرا دوں۔

بسترہ پارٹی اور لوگوں کو تین دن، سات دن، ایک ماہ، چالیس دن گھر چھوڑ کر تبلیغ کرانے والوں سے بچو۔ سب سے پہلے اپنے پیر و مرشد سے دین کی سمجھ حاصل کرو۔ پھر جہاں پیر و مرشد منتخب کریں وہاں دین کی خدمت کرو اپنا عمل پختہ ہونا پہلی بات ہے۔

(۳) نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور اولیاء کرامؒ کی کرامات و شان کا انکار کرنے والے، گستاخِ رسول اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات و مقامات کا انکار کرنے والے اور وہ طاقت جو ربّ العزّت نے آپؐ کو عطا کی ہے اس کو جھٹلانے والے، علاوہ ازیں کلمہ طیّبہ کا معنی اس طرح کرنے والے کہ رب سے ہر کام کے ہونے کا الیقین اور مخلوق سے کسی بھی کام کے نہ ہونے کا الیقین یہ سب دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ خاص الخاص ۱۔ فرقہ جبریہ ۲۔ قدریہ ۳۔ قادیانی ۴۔ شیعہ ۵۔ وہابی ۶۔ عیسائی ۷۔ یہودی ۸۔ سکھ

کافر (۹) اور سب غیر مسلم۔ ان کا طریقہ اختیار کرنے والے بھی اسی صف میں شامل ہیں۔

بھنگی، چرسی، شرابی، عورتوں کو بغیر محرم بغیر پردہ کے پاس بٹھانے والے عورتوں سے دبوانے والے، نماز نہ پڑھنے والے، لوہے کے کڑے پہن کر پھیرنے والے، خود کو ملنگ ظاہر کرنے والے، کالا علم، جادو وغیرہ حاصل کر سکتے ہیں اللہ رب العزت کی طرف سے کرامات حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے اگر اپنی بہتری چاہتے ہو اور آخرت سنوارنا چاہتے ہو تو ان کی ہوا سے بھی دور رہو۔ کرامات اللہ تعالےٰ اپنے ولیوں کو عطا فرماتا ہے نہ کہ جاہلوں کو۔ کیونکہ جاہل اللہ تعالیٰ کا دوست نہیں ہو سکتا۔

حدیث مبارک کا مفہوم ہے کہ دو چیزیں بہت قیمتی ہیں مگر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے ایک تندرستی، دوسرا وقت۔ میرے مسلمان بھائیو! زندگی کا وقت مختصر ہے کسی وقت بھی عزرائیل آکر جان نکال کر لے جائے گا۔ پھر ایک نیکی بھی نہیں کی جا سکتی۔ بیعت کا پٹہ گلے میں باندھ کر جو ذکر تلقین ہو اس میں مشغول ہو جاؤ۔

اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین و ماعلینا الا البلاغ المبین

بابِ دوئم

حقیقتِ مرشد و آدابِ مرشد

انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب شائع ہو جائے گی۔

مصنف غلام محمد صمدانی سیفی قطب شاہی علوی